مولانا محمد اسلام حقانی *

قاطع جدیدیت اور مغربیت

محترم جناب سید خالد جامعی صاحب ...... ایک تعارف

عصر حاضر میں اُمت مسلمہ مرحومہ پر فتنوں کی زوردار بارش ہے، ہر طرف فتنے ہی فتنے ہیں۔ اندرونی اور بیرونی خفیہ اور ظاہری سازشیوں کے مسلمانوں کے ایمان وعمل پر ڈاکہ ڈالنے میں پوری قوت سے معروف ہیں اور جب بعض لوگ ان فتنوں کی راہ روکتے ہوں گے یقیناً ان کا وجود اُمت مسلمہ کے لئے باعث خیر وبرکت ہے تاکہ وہ اُمت کو ان فتنوں سے آگاہ کر کے ان کے ایمان کی حفاظت کر سکے۔ عہد جدید کا سب سے بڑا گمراہ کن اور خطرناک ترین فتنہ جو ہے وہ مغربیت' جدیدیت' نظامِ سرمایہ داری اور اس کے مظاہر' جدید سائنس اور ٹیکنالوجی اور اس سے مرغوب اشخاص کی خواہشاتِ نفس ہیں۔ یہ فتنے ہمارے ہاں تیزی سے عام اور خاص مسلمانوں کے ذہنی خرابیوں کا باعث بن رہے ہیں، لیکن کوئی ایسی شخصیت نظر نہیں آتی جو ان فتنوں سے بچاؤ کے لئے تقریری' تحریری' اصلاحی اور دعوتی سطح پر روک تھام کی خدمات انجام دیں، اس قحط الرجال کے دور میں الحمدللہ چند ہستیاں ایسی بھی ہیں جو ان مغربی دانش گاہوں میں رہ کر گمنامی کے عالم میں مردِ میدان بن کر میدانِ عمل میں اُتر کر ان فتنوں کی راہ میں سدِ سکندری ثابت ہو رہے ہیں۔

علامہ افغانیؒ کی تمنا :

حضرت علامہ شمس الحق افغانی رحمہ اللہ کی یہ تمنا تھی کہ کاش ! مغرب کے عصری جامعات اور دانش گاہوں سے چند اولوالعزم' مخلص اور تجربہ کار ناقدین پیدا ہو جو اسرار اور رموزِ مغرب سے آگاہ اور ان کی مضمرات سے باخبر ہوں، جو مغربی افکار' نظریات' فلسفے اور اس کے مروّجہ نظاموں کا نقد ورَدّ پیش کر سکیں۔ الحمدللہ! آج حضرت علامہ افغانی رحمہ اللہ کی عدم موجودگی میں ان کی یہ تمنا پوری ہو رہی ہے نہ صرف پاکستان میں بلکہ پورے عالمِ اسلام میں اس وقت مغربی فکر ،فلسفہ' تہذیب' ثقافت' سائنس اور ٹیکنالوجی پر علمی وتحقیقی رد ونقد کا سہرا جامعہ کراچی کے شعبہ تصنیف وتالیف وترجمہ کے ناظم اعلیٰ محترم جناب سید خالد جامعی صاحب مدظلہ کے سر ہے جو صاحب عزم ہونے کیساتھ ساتھ صاحب تقویٰ وصاحبِ اخلاص بھی ہیں اور مغربی فکر وفلسفے پر گہری نظر بھی رکھتے ہیں۔ گویا تقویٰ اور اخلاص کیساتھ ساتھ اسلامی اور عصری علمیت بھی کافی مضبوط ہے۔ جدیدیت اور مغربیت پر ان کی یہ نقد نہایت عمدہ' قیمتی اور اہمیت کی حامل ہیں۔

---

* فاضل وفاق المدارس وجامعہ دارالعلوم حقانیہ' متعلم مجلس صوت الاسلام پشاور

محترم حضرت خالد جامعی صاحب مدظلہ دبستانِ اہلسنّت و جماعت کے اہم ستون ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت کو فکر و نظر کے بیشمار صلاحیتوں کے ساتھ قلبِ سلیم اور قلبِ منیب بھی عطا فرمایا ہے اور آپ اپنے دائرے میں اپنی صلاحیتوں اور توانائیوں کے بھرپور استعمال کے ساتھ دین کی خدمت میں ہمہ تن اور ہمہ وقت مصروف ہیں۔ محترم جناب سید خالد جامعی صاحب کا قلمِ اشہب اسلام' قرآن' حدیث' اجماعِ اُمت اور جہاد کی دفاع اور مغربی تہذیب' فلسفہ' سائنس' ٹیکنالوجی اور امریکی استعماریت کے تعاقب میں رواں دواں ہے، ان کی تحریریں ایمان و عمل اور جذبہ شوق کی روایتوں کے امین ہیں۔

جریدہ اور ساحل کی اہمیت :

حضرتِ اقدس نے جامعہ کراچی کے شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ کا جرنل "جریدہ" اسی مغربی فکر و فلسفہ اور تہذیب کی نقد و رد' تعاقب و محاکمہ' تجزیہ و محاسبہ کے لئے وقف کر دیا ہے۔ حضرت مستقل طور پر مغربی فکر' فلسفہ' تہذیب' نظریات' نظامِ سیاست' نظامِ سرمایہ داری' ماڈرن ازم' لبرل ازم اور سیکولرازم کے محاکمہ اور محاسبہ پر علمی' تحقیقی اور مدلل تحقیقات اور تنقیدات شائع کر رہے ہیں اور نیز اپنے اہداف و مقاصد کے حصول کے لئے ایک ماہنامہ رسالہ بنام "ساحل" بھی ہر ماہ علماءِ کرام' فقہائے عظام اور اہلِ علم و تحقیق کی خدمت میں تقریباً دو سو صفحات پر مشتمل' پیش کر رہے ہیں تاہم وہ بوجوہ کچھ عرصہ سے بند ہے۔

جریدہ اور ساحل کے خاص موضوعات :

مضامین کے تنوع کے اعتبار سے "جریدہ" اور "ساحل" کی خاص اہمیت اور حیثیت ہے۔ تقریباً زندگی کے ہر موضوع پر احاطہ کرنے کی جہد مسلسل فرماتے ہیں۔ مثلاً مغربی فکر، فلسفہ' منطق' تہذیب' ثقافت' عیسائیت کی تاریخ عروج و زوال' نظامِ سرمایہ داری' نظامِ اشتراکیت' نظامِ جمہوریت' تحریک تنویر' تحریک روحانیت' تحریک اصلاح' تحریک نشأۃِ ثانیہ' ماڈرن ازم' لبرل ازم' سیکولرازم' گلوبلائزیشن' عالمی استعماریت' عالمی دہشت گردی' قدیم علم الکلام' جدید علم الکلام' فتاویٰ' فقہ' اُصولِ فقہ' تصوف' اخلاق' تاریخ' مکالمہ بین المذاہب' جدید سائنس کے مضر اثرات' مغرب میں جدید سائنس پر شدید ردِ عمل' عالمِ اسلام کے متجددین کا تعاقب' دینی رسالوں' تحریکوں' اداروں کی خدمات' حقوقِ انسانی کے فلسفہ کی حقیقت اور مغربی اقوام کی سیاہ تاریخ ان تمام مباحث کو ماہ بہ ماہ زیرِ بحث لاتے ہیں۔

دعوتِ غور و فکر :

محترم سید خالد جامعی صاحب کی عمر اور علم میں اللہ برکت عطا فرمائے تاکہ وہ مغرب کی فلسفہ اور تہذیب کے حقائق کو بے نقاب کریں، کیونکہ حضرت کا مغربی علوم اور فنون پر بہت گہری نظر اور مطالعہ ہے اور وہ اپنی نگارشات علماء اور فقہائے کرام کے سامنے پیش کر رہے ہیں تاکہ علماءِ کرام مغرب کے خلاف اقدامی حکمت عملی کی کوشش کریں اور وہ ایسے موضوعات کو بھی زیرِ بحث لاتے ہیں جو عالمِ اسلام میں اجنبی ہیں اور ان موضوعات پر بہت کم لکھا گیا ہے اور اس پر بہت کم

لکھا جاتا ہے، یہ فکری مباحث اور موضوعات انتہائی اہمیت کی حامل ہیں اور عالمی نوعیت کے ہیں جن کا خصوصی تعلق اُمت مسلمہ کے عروج وزوال سے ہے اور ایسے مسائل کو بھی موضوع بحث لاتے ہیں جو دنیا کے ہر خطے میں موجود مسلم اور غیر مسلم تہذیبوں کو یکساں طور پر درپیش ہیں۔

حضرت جامعی صاحب کی راسخ العقیدگی:

دنیا بھر میں مغربی فکر، فلسفہ، سائنس اور تہذیب سے عمومی نوعیت کی مغلوبیت اور مرعوبیت پائی جاتی ہے، مگر محترم جناب سید خالد جامعی صاحب اور حضرت کا پورا حلقۂ فکر مغربی فکر، فلسفہ، سائنس اور ٹیکنالوجی سے ہرگز متاثر و مرعوب نہیں اور اسی طرح وہ قارئین جو اِن حضرات کے تحریروں کو سنجیدگی سے مطالعہ کریں تو ان شاء اللہ ان کی مرعوبیت اور مغلوبیت بھی لمحوں میں ختم ہوجائے گی۔ حضرت جامعی صاحب اسلام کو الحق اور قرآن کریم کو الکتاب سمجھتا ہے، جس کے سامنے تمام ادیان باطل ہیں اور ان کے نزدیک مغربی تہذیب، تہذیب نہیں محض بہیمیت ہے، انکے ہاں موضوعات لامحدود ہیں لیکن وسائل محدود ہیں، علماءِ کرام کو چاہئے کہ جامعی صاحب کیساتھ قلمی تعاون فرمائیں اور ان کی سرپرستی، رہنمائی اور حوصلہ افزائی فرما کر ہر موڑ پر انکا ہاتھ تھام کر مفید تجاویز و آراء سے نوازیں تاکہ وہ اس عظیم مقصد کو آگے بڑھا سکیں، لیکن اشد ضرورت آپ کے ساتھ قلمی تعاون کا ہے۔ آپ کے تحریرات' مقالات و مضامین کو عربی زبان میں ترجمہ کرنے کی اہمیت وضرورت مخفی نہیں، اللہ کرے اس کام کا بیڑا کوئی عالم' فاضل یا عربی دان اُٹھائے۔ اسلئے ان کا مقابلہ مغربی تہذیب سے ہے جو ایک غالب اور عالمگیر تہذیب ہے۔ اس غالب اور عالمگیر تہذیب کے مقابلہ کیلئے اکیلا ایک فردِ فرید کافی نہیں، گرچہ حضرت جامعی صاحب بذاتِ خود ایک جذبہ، تحریک اور جماعت ہے اور اسکا مقصد اُمت مسلمہ کو سلف کے راستے پر رواں دواں رکھنا ہے اور یہی راستہ صراطِ مستقیم ہے۔ لہٰذا اس مقصد کیلئے ان اہل علم اور شاہسوارانِ قلم کو سامنے آنا چاہئے جنہوں نے اس نظام وتہذیب میں زندگی گزاری ہو، اس تہذیب کے جرائم وسیاہ کاریوں کا بذاتِ خود مشاہدہ کیا ہو، اس وقت اسلامیت اور مغربیت، روایت اور جدیدیت کی اس کشمکش میں ایسے مردانِ کار کا شدت سے انتظار ہے کہ وہ مغربی فکر و فلسفہ کا گہرا مطالعہ کریں تاکہ مغرب کے تہذیب میں خفیہ اسرار اور رموز اور مضمرات سے خوب واقفیت حاصل ہوسکے، پھر اسکا اسلامی بنیادوں پر رد، نقد، محاسبہ اور محاکمہ پیش کرسکیں۔

مقصد کیلئے قربانی :

دوسری جانب مسلمانوں میں نورانی اور روحانی قوت، اسلامی عقائد، اسلامی اخلاق اور اعمال کو مستحکم کرنے کی کوشش اور جدوجہد کو قائم ودائم رکھنا بھی اشد ضروری ہے۔ حتیٰ کہ لوگ اسلامی نصب العین اور مقصدیت کیلئے اپنی جانوں کو قربان کردینے میں اپنی حیات سمجھیں اور اجنبی افکار ونظریات نہ ان میں انتشار پیدا کرسکیں نہ ایمانی کمزوری اس سلسلے میں حضرت سید خالد جامعی صاحب کا علمی، تحقیقی اور اصلاحی کام نہ صرف اس فکری ارتداد کی روک تھام کیلئے سدِ سکندری ثابت

ہوگا بلکہ مغرب میں اسلام کی دعوت وتبلیغ کے لئے بھی مفید ومددگار ثابت ہوگی۔

مغرب کا مقابلہ ہم سب کا فریضہ ہے‘ ایک التماس :

حضرت جامعی صاحب کے یہ رسائل (ساحل اور جریدہ) اندھیرے میں جگنو بن کر چمک رہے ہیں، یہ دونوں رسائل نہایت توازن وتدبر کے ساتھ اُمت مسلمہ کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہیں، ان اشخاص اور جرائد کا وجودِ مسعود اُمت مسلمہ کی تقویت کا باعث ہے، اس دور میں جب کہ ہر طرف مایوسی کا غلبہ ہے، نور کی یہ کرنیں کراچی کے اُفق سے روشن ہوتے دیکھ کر کہا جاسکتا ہے کہ یہ اُمت مسلمہ کے لئے نیک شگون ہے، لیکن ان کوششوں کو زیادہ سے زیادہ مربوط و مضبوط بنانے کی ضرورت ہے، کیونکہ مغربی تہذیب سے واقف ہونا اور اس کے خلاف جہاد کرنا صرف سید خالد جامعی صاحب کا نہیں بلکہ ہم سب کا فرض ہے، اکیلے ایک آدمی یا ایک جماعت کے کام سے یہ فریضہ ہم سب سے ساقط نہ ہوگا، لہٰذا تمام دینی تحریکوں‘ جماعتوں‘ مدارسِ دینیہ‘ علمی وتحقیقاتی اداروں‘ انجمنوں‘ دانشوروں اور دینی جرائد‘ رسائل اور اخبارات کے مدیران صاحبان ان تمام حضرات سے خصوصی استدعا ہے کہ وہ مغربی فکر وفلسفہ کا گہرا مطالعہ‘ تجزیہ اور تنقید پر خصوصی توجہ مبذول فرمائیں، اس کے بغیر مغرب کی اس یلغار کا مقابلہ کرنا ممکن نہ ہوگا، آخر کار تمام عالم اسلام ترکی اور مصر کی طرح جدیدیت اور مغربیت کے اس سیلاب میں غرق ہوجائے گا، یہ وقت انتظار کا نہیں بلکہ فوری کام کرنے کا ہے۔ مدیرانِ جرائد کو تو چاہیے کہ ان موضوعات پر خصوصی نمبرات اور اشاعتیں منظر عام پر لائیں تا کہ عالم اسلام غفلت کی نیند سے بیدار ہوجائے، اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش صدیوں سے جاری ہے، اس تہذیبی وثقافتی آویزش نے عالم اسلام میں کئی جہات پیدا کی ہیں، بعض طبقات نے مغربی تہذیب اور اس کے مظاہر کو کلیتاً اپنا طرزِ حیات بنالیا ہے، اور چند ایک نے معذرت خواہانہ رویہ اپنا کر ایک طرزِ مفاہمت اور مکالمہ کی راہ اپنالی ہے، اور صرف چند صاحب کردار اور باحمیت ایسے ہیں جنہوں نے کامل بصیرت اور حکمت اور گہرے ادراک کے ساتھ اس تہذیب اور اسکے جملہ مظاہر کا محاسبہ اور محاکمہ شروع کر رکھا ہے، اُمت مسلمہ کی یہ خوش نصیبی ہے کہ اسلامیت اور مغربیت روایت اور جدیدیت کی کشمکش کی اس نازک اور پیچیدہ حالات میں ایک ایسی شخصیت بلکہ ایک ایسی تحریک اُبھر کر سامنے آئی ہے (جن کے لئے اُمت مسلمہ صدیوں سے منتظر تھی) جو مغربی تہذیب کی آنکھ سے آنکھ ملا کر مقابلہ اور اس پر جرأت مندانہ اور پر از اعتماد تنقید وتردید کرے اور ایک داعی حملہ آور کی حیثیت سے اس کا سامنا کرنے کیلئے ایک ٹھوس اور مربوط کوشش کریں، یہ ہیں جناب سید خالد جامعی صاحب جو اس وقت مغربی فہم کے حوالے سے عالم اسلام کی سب سے طاقتور دینی شخصیت اور عنصر قرار دی جاسکتی ہے، اسلامیت اور مغربیت، روایت اور جدیدیت کی کشمکش مستقبل قریب میں کیا رُخ اختیار کریگی تو اس کا اندازہ جناب جامعی صاحب کے تحریروں سے لگایا جاسکتا ہے۔ جناب جامعی صاحب جیسے ذی شعور اور قدیم وجدید منقول ومعقول علوم سے آراستہ شخصیت اس نازک موضوع پر خامہ فرسائی کا حق ادا فرماتے ہیں، اسلامی علیت اور جاہلی علیت سے بھرپور یہ شخص

بڑے منطقی مدلل اور عمیق علمی تجزیے سے تہذیب مغرب اور اس کے مظاہر کا مقابلہ کررہے ہیں، اُمید ہے کہ اُمت مسلمہ کے افراد کیلئے یہ علمی کوشش ان شاء اللہ چشم کشا اور بصیرت افروز ثابت ہوگی۔

جامعی صاحب کی جہدِ مسلسل :

اب ذرا ان کی تحریروں کی اوصاف اور خصوصیات پر نظر ڈالتے ہیں۔حضرت کی تحریروں میں ادیبانہ رنگ کے ساتھ ساتھ عالمانہ گہرائی بھی پائی جاتی ہے، جامعی صاحب کا دورِ حاضر کے مسائل و مشکلات پر مسلسل نظر ہے، یوں تو سید خالد جامعی صاحب نے ہر موضوع پر خوب لکھا ہے، مگر مغربی تہذیب وثقافت، سائنس وٹیکنالوجی اور فکر مغرب کا اُمت مسلمہ مرحومہ کے خلاف گہری سازشوں کا جس طرح تار و پود بکھیرا ہے، ہر لحاظ سے قابل قدر، لائق داد اور باعثِ رشک و تحسین ہے۔ان کی یہ محنت گویا اُمت مسلمہ مرحومہ کے لئے ایک اذان ہے، اذان سن کر کون جاگتا ہے اور کون نہیں جاگتا، یہ اذان کہنے والے کا مسئلہ نہیں ہے، ہر اذان سننے والا خود مکلف ہے۔

حضرت کا یہ کام اور خدمت کس قدر وزنی ہے، اس کا فیصلہ آنے والی نسل کرے گی، گذرتے حالات میں ہی کہا جاسکتا ہے کہ یہ آج کی ضرورت ہے، تو کل کی اشد ضرورت ہے جو دن بہ دن شدید سے شدید تر کی طرف تیزی سے سفر کررہی ہے، حضرت کی اکثر تحریریں منصۂ شہود پر آچکی ہیں، لیکن اس سے کئی گنا کام طباعت کا منتظر ہے، جو قلمی مسودات پر مشتمل ہے۔ حضرت روزانہ تسلسل کے ساتھ ۲۵ سے ۳۰ صفحات تحریر فرماتے ہیں، ان کا قلم ایسے موضوعات پر خامہ فرسائی کرتا ہے جو اسلام کے حوالے سے اہمیت کی حامل ہو آپ اپنی قلم سے خاص طور پر ان تحریکوں' تنظیموں' اداروں اور اشخاص کی افکار اور نظریات کی نقاب کشائی کرتے ہیں جو اُمت مسلمہ کے لئے بڑے خطرے کا باعث بن سکتی ہے، اللہ تعالیٰ ان کی یہ محنتِ شاقہ قبول فرمائیں۔

حضرت کے تحریروں کی چند خصوصیات:

میں تو حضرت محترم سید خالد جامعی صاحب کے تعلیم اور ذاتی کوائف سے پوری طرح واقف نہیں ہوں، البتہ ان کی تحریروں کے حوالہ سے ان کے خلوص' محبت اسلام' جذبۂ راسخ العقیدگی اور تدین سے اچھی طرح واقف اور بہت متاثر ہوں، ان کی تحریروں کی چند خصوصیات نذر قارئین ہیں :

۱) جناب سید خالد جامعی صاحب کی تحریروں میں علمی و ادبی گہرائی و گیرائی پائی جاتی ہے، ان کی ہر تحریر سے ان کے جذبۂ ایمان اور اخلاص کی عکاسی ہوتی ہے، جو سنجیدہ قاری کو بہت متاثر کرتی ہے، اور اسے کچھ سوچ، تدبر اور تفکر پر مجبور کرتی ہے، اور سنجیدہ قاری ان کی تحریروں سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔

۲) محترم جامعی صاحب کا دورِ حاضر کے مسائل اور مشکلات اور اس کے اسباب، محرکات منظر اور پس منظر پر مسلسل گہری نظر ہے، وہ ایک نباض حکیم کی طرح مریض کے اندرونی و بیرونی بیماریوں سے پوری طرح باخبر ہیں، اس

لئے وہ حالات کے تناظر میں مسلسل لکھتے رہتے ہیں، جو نہ صرف عہد حاضر کے انسان کے لئے لمحہ فکریہ ہے بلکہ مستقبل کا مؤرخ جب پیچھے پلٹ کر دیکھے گا تو اس صدی کے حالات و مشکلات کے سمجھنے میں اسے اس سے اچھی خاصی مدد ملے گی۔

۳) جامعی صاحب اپنی تحریریں اپنے قارئین تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں جو انہی دلچسپی سے پڑھتے ہیں اور وقتاً فوقتاً اپنے علم میں اضافہ کے خواہشمند رہتے ہیں، تو جامعی صاحب ان کی اس علمی تشنگی کا سامان مسلسل فراہم کرتے رہتے ہیں۔

۴) وہ اپنے علمی اور تحقیقی مضامین کے ساتھ ساتھ ایسے افراد کی تحریروں کو بھی شامل اشاعت کر لیتے ہیں جن کے بارے میں انہیں یقین ہو کہ اس نے اس موضوع پر اسلام کی اعلیٰ نمائندگی کی ہیں۔

۵) ان کی تحریروں میں یہ تأثر ملتا ہے کہ آپ اسلام کے ان اصولوں پر کاربند ہیں جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے زمرے میں آتے ہیں کیونکہ ایمان کا پہلا درجہ یہ ہے کہ بدی برائی کو ہاتھ سے روکا جائے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکنے کی کوشش کی جائے، اللہ تعالیٰ نے چونکہ قلم کے ذریعے سے حق کہنے کا سلیقہ عطا فرمایا ہے اس لئے وہ اپنی توانائیاں اس پر صرف کررہے ہیں، یقیناً ان کے مشاغل و کارکردگی بعض طبائع پر گراں گذرتی ہوں گی اور بعض اسے تضیعِ اوقات گردانتے ہوں گے لیکن وہ مردِ درویش اپنی چراغ کو اس تند و تیز ہواؤں میں بھی جلائے جارہے ہیں۔

۶) ان کی تحریروں میں سب سے قابلِ ذکر وہ مضامین اور تحریرات ہیں جو انہوں نے مغربی فکر' فلسفہ' تہذیب' ثقافت اور اس کے مظاہر جدید سائنس و ٹیکنالوجی کے متعلق لکھی ہے اور لکھ رہے ہیں، اگرچہ دورِ جدید میں سنجیدہ لٹریچر پڑھنے کا رواج کم ہو رہا ہے، لوگوں کی دلچسپیوں کا مرکز و محور کچھ اور چیزیں ہیں۔

۷) آپ اپنی تحریروں کے ذریعے ایسے حقائق پیش کرتے ہیں جو سنجیدہ قاری کو تدبر اور تفکر پر مجبور کرتا ہے کہ مسلمان کس طرح خوابِ غفلت سے دوچار ہیں اور دشمن انتہائی چالاکی اور عیاری سے اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہوتے نظر آرہے ہیں۔

۸) انہوں نے اپنے قلم کے حوالے سے جو کچھ کیا ہے، میرے خیال میں انہوں نے فرضِ کفایہ کا حق ادا کیا ہے۔

۹) ان کی تحریر میں حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

۱۰) ان کی تحریر میں ماضی کے سنہرے ادوار کے جھلکیں نظر آتی ہیں (تلک عشرۃ کاملہ)

بندہ ان کے آئندہ عزائم کے لئے دعا گو ہے کہ آپ اپنے قلم سے اس گلستان کی آبیاری کرتے رہیں گے، اللہ کرے علم و عمل کا یہ چراغ تا دیر جلتا رہے، لو سے لو جلتی رہے، ان کا پیغام سوچ اور فکر مسلمان نوجوان تک پہنچتی رہے، اور ایک ایسا قافلہ تیار ہو جائے جو کفر کے بڑھتے ہوئے طوفان اور آندھیوں کا رُخ موڑ لیں۔ (آمین)